غلط جملوں کی دُرستی

تحریر و تقریر میں زبان اور بیان کی صحت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ گفت گو کے دوران میں درست اور خوب صورت الفاظ کا استعمال بولنے والے کی شخصیت کو باوقار بنا دیتا ہے۔ جب کہ غلط سلط الفاظ کا استعمال اور کم زور لہجہ شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ زبان دانی میں اس موضوع پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ذیل میں طلبہ کی سہولت کے لیے زبان دانی کے چند بنیادی اور اہم اصول بیان کیے جاتے ہیں۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ تحریر و تقریر میں اِن اصولوں کو پیشِ نظر رکھیں:

زبان دانی کے چند اہم اصول

(۱) جمع اسموں میں پہلے ''ہر'' کا لفظ لکھنا یا بولنا غلط ہے۔ مثلاً: ہر ممالک یا ہر اشخاص کہنا غلط ہے۔ اس کے بجائے ہر ملک اور ہر شخص کہنا درست ہے۔

(۲) ایک جملے میں دو ہم معنی الفاظ کا لانا غلط ہے۔ مثلاً: آبِ زم زم کا پانی کی جگہ صرف آبِ زم زم کہنا چاہیے۔ اسی طرح کوہِ ہمالیہ کا پہاڑ کہنا غلط ہے، اس کی جگہ صرف کوہِ ہمالیہ اور ماہِ رمضان کے مہینے کے روزے کی جگہ ماہِ رمضان کے روزے کہنا چاہیے۔

(۳) مصدر کے ساتھ ''نے'' کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ مثلاً: تم نے کہاں جانا ہے؟ کی جگہ تمھیں کہاں جانا ہے؟ صحیح اور درست ہوگا۔

(۴) اردو میں کسی اسم کے آخر میں آنے والے حروف ''الف'' یا ''ہ'' کو یائے مجہول (ے) سے بدلنے کا نام اِمالہ ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ لفظ جیسا بولنے میں آئے گا ویسا ہی لکھنے میں آئے گا۔ مثلاً: ''جلسہ میں بہت لوگ آئے تھے'' کی جگہ ''جلسے میں بہت لوگ آئے تھے'' لکھا اور بولا جائے گا۔

(۵) مؤنث فعل کی گردان میں نون غنّہ (ں) کا اضافہ صحیح نہیں ہوتا۔ مثلاً: ''لڑکیاں پڑھ رہیں ہیں۔'' غلط ہے۔ ''لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔'' صحیح ہے۔ اسی طرح ''عورتیں سوئیٹر بُن رہیں ہیں۔'' غلط ہے۔ ''عورتیں سویٹر بن رہی ہیں۔'' صحیح ہے۔

(۶) علامتِ اضافت (زیر) اور حرفِ عطف واؤ (و) صرف فارسی اور عربی الفاظ میں لائے جاتے ہیں۔ کسی اردو یا ہندی لفظ کے ساتھ ان کا استعمال جائز نہیں۔ مثلاً: ''دامنِ کوہ'' صحیح ہے۔ ''دامنِ پہاڑ'' کہنا غلط ہوگا۔ اسی طرح روٹی اور پانی کہنا صحیح ہوگا مگر روٹی و پانی کہنا غلط ہوگا۔

(۷) عربی میں جمع تین کے عدد سے شروع ہوتی ہے۔ دو کے لیے تثنیہ کا صیغہ آتا ہے، چناں چہ عربی میں دو کے لیے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً: دو اشعار، دو کتب کہنا غلط ہے جب کہ دو شعر، دو کتابیں کہنا صحیح ہوگا۔

(۸) متشابہ (ہم آواز) لفظوں کے استعمال میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مثلاً: انھوں نے حساب بے باک کر دیا۔'' اس جملے میں ''بے باک'' کی جگہ ''بے باق'' ہونا چاہیے۔

(۹) اہلِ زبان کے روزمرّہ کی پیروی بھی لازم ہے۔ اس اصول کی روشنی میں ''ہرروز'' کو ''ہر دن'' اور ''آئے دن'' کو ''آئے روز'' کہنا غلط ہوگا۔

(۱۰) محاورے اور ضرب المثل کے الفاظ میں کسی قسم کا ردو بدل نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً: لال پیلا ہونا کی جگہ نیلا پیلا ہونا اور ایک انار سو بیمار کی جگہ ایک انار ہزار بیمار کہنا غلط ہوگا۔

(۱۱) ''مبادا'' کے معنی ہیں: ''ایسا نہ ہو'' چناں چہ تحریر و تقریر میں ''مبادا'' کے ساتھ ''نہ'' کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً: یہ کہنا غلط ہوگا: ''محنت کرو، مبادا فیل نہ ہو جاؤ۔'' صحیح جملہ یوں ہوگا: ''محنت کرو مبادا فیل ہو جاؤ۔''

(۱۲) جب کسی جملے میں ''چوں کہ'' استعمال ہوگا تو اس کے بعد ''اس لیے'' ضرور آئے گا۔ اسی طرح ''جوں جوں'' کے بعد ''توں توں'' اور ''جیسے جیسے'' کے بعد ''ویسے ویسے'' لازماً آتا ہے۔ مثلاً: چوں کہ وہ بیمار ہے اس لیے آج کالج نہیں آیا۔ جوں جوں ہم بلندی پر جائیں؛ توں توں سردی بڑھتی ہے۔ جیسے جیسے منزل قریب آتی گئی؛ ویسے ویسے ہم خوش ہوتے گئے، کہنا ہی درست ہوگا۔

(۱۳) ہائے مختفی والے لفظ کو حالتِ فاعلی میں لانے کے لیے لفظ کے آخر میں ''گی'' لگاتے ہیں، جیسے: تازہ سے تازگی، شگفتہ سے شگفتگی وغیرہ۔ یہ اصول صرف ہائے مختفی والے لفظ کے لیے ہے بصورتِ دیگر درستگی، فوتگی، ناراضگی جیسے الفاظ بنانا غلطی تصوّر ہوتا ہے۔

❁

اب ہم طالب علموں کے استفادے کے لیے مختلف حوالوں سے کچھ غلط اور درست جملے لکھتے ہیں۔ انھیں اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔

املا کی اغلاط

غلط جملے	درست جملے
اسلام وعلیکم کے بعد عرض ہے۔	السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔
مجھے تمھاری مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں۔	مجھے تمھاری مخالفت کی کوئی پروا نہیں۔
مجھے ایک ضروری کام پڑھ گیا ہے۔	مجھے ایک ضروری کام پڑ گیا ہے۔
اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟	اس میں ناراضی کی کیا بات ہے؟
مجھے یہ بات سن کر حیرانگی ہوئی۔	مجھے یہ بات سن کر حیرانی ہوئی۔
یہ جملہ صیح نہیں ہے۔	یہ جملہ صحیح نہیں ہے۔
میں اس معاملے میں بلکل خاموش ہوں۔	میں اس معاملے میں بالکل خاموش ہوں۔

قاعدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے بانی ہیں۔	قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے بانی ہیں۔
میٹھے خربوزے کو شہد سے تشبیح دیتے ہیں۔	میٹھے خربوزے کو شہد سے تشبیہ دیتے ہیں۔
پھولوں پہ پژمردی چھائی ہوئی ہے۔	پھولوں پہ پژمردگی چھائی ہوئی ہے۔
عالیہ اور شازیہ پڑھ رہیں ہیں۔	عالیہ اور شازیہ پڑھ رہی ہیں۔
ناجائز تجاوزات ختم کر دی جائیں گی۔	تجاوزات ختم کر دیے جائیں گے۔
یہ شعر اردو ادب میں ایک نئی جدت ہے۔	یہ شعر اردو ادب میں ایک جدت ہے۔
میں فی الحال ابھی نہیں آ سکتا۔	میں فی الحال نہیں آ سکتا۔

واحد ۔ جمع کی اغلاط

یہاں ہر امراض کا علاج ہوتا ہے۔	یہاں ہر مرض کا علاج ہوتا ہے۔
میں نے ہر ممالک کی سیر کی ہے۔	میں نے ہر ملک کی سیر کی ہے۔
احمد نے دو من گیہوں خریدا۔	احمد نے دو من گیہوں خریدے۔
حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے اولیا اللہ ہوئے ہیں۔	حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اللہ ہوئے ہیں۔
میں نے تمام مشکلاتوں کا مقابلہ کیا۔	میں نے تمام مشکلات کا مقابلہ کیا۔
یہ دونوں کتب میری پسندیدہ ہیں۔	یہ دونوں کتابیں میری پسندیدہ ہیں۔
وہ کئی سالوں سے یہیں مقیم ہے۔	وہ کئی سال سے یہیں مقیم ہے۔
دونوں فریقین نے آپس میں صلح کر لی۔	فریقین نے آپس میں صلح کر لی۔

تذکیر و تانیث کی اغلاط

جنابہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ!	جناب ہیڈ مسٹریس!
علی نے اخبار پڑھ لی ہے۔	علی نے اخبار پڑھ لیا ہے۔
اسے ابھی تک ہوش نہیں آئی۔	اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا۔

قاسم کے سر میں درد ہو رہی ہے۔	قاسم کے سر میں درد ہو رہا ہے۔
لوگ گہری غاروں میں رہتے تھے۔	لوگ گہرے غاروں میں رہتے تھے۔
آج میں نے سائیکل چلایا۔	آج میں نے سائیکل چلائی۔
فٹ بال میری پسندیدہ کھیل ہے۔	فٹ بال میرا پسندیدہ کھیل ہے۔
رات میں نے ایک خواب دیکھی۔	رات میں نے ایک خواب دیکھا۔
میری قلم کہاں ہے؟	میرا قلم کہاں ہے؟
رابعہ یہ بات سن کر بکّی بکّی رہ گئی۔	رابعہ یہ بات سن کر ہکّا بکّا رہ گئی۔
مرض بڑھتی گئی جوں جوں دوا کی۔	مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
میں صبح سے آپ کا راہ دیکھ رہا ہوں۔	میں صبح سے آپ کی راہ دیکھ رہا ہوں۔
بچّے کا ناک بہ رہا ہے۔	بچّے کی ناک بہ رہی ہے۔
اس دکان کی دہی کھٹّی ہے۔	اس دکان کا دہی کھٹّا ہے۔
مجھے اردو نہیں آتا۔	مجھے اردو نہیں آتی۔
میں نے آج کی اخبار نہیں پڑھی۔	میں نے آج کا اخبار نہیں پڑھا۔
میں نے آپ کی بہت انتظار کی۔	میں نے آپ کا بہت انتظار کیا۔
آج کل چین کی طوطی بول رہی ہے۔	آج کل چین کا طوطی بول رہا ہے۔
صابن سے میل اتر جاتی ہے۔	صابن سے میل اتر جاتا ہے۔
بچّے کی قلم گم ہو گئی۔	بچّے کا قلم گم ہو گیا۔
گلی میں بہت زیادہ کیچڑ تھا۔	گلی میں بہت زیادہ کیچڑ تھی۔
ہرا ہرا گھاس دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔	ہری ہری گھاس دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔
مجھے اس بات کا بڑا فکر ہے۔	مجھے اس بات کی بڑی فکر ہے۔
یہ پتھر بہت بھارا ہے۔	یہ پتھر بہت بھاری ہے۔
کمرے کا چھت ٹپکنے لگا ہے۔	کمرے کی چھت ٹپکنے لگی ہے۔
’’مکتوباتِ غالب‘‘ چھپ گئے ہیں۔	’’مکتوباتِ غالب‘‘ چھپ گئی ہے۔

زائد اور متشابہ الفاظ کی اغلاط

نذیر اکبر آبادی کو عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔	نظیر اکبر آبادی کو عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔
ڈپٹی نظیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔	ڈپٹی نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔
میں یہ کتاب آپ کی نظر کرتا ہوں۔	میں یہ کتاب آپ کی نذر کرتا ہوں۔
مثل ہے کہ ہمت کا ہامی خدا ہے۔	مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔
صدا عیش دوراں دکھاتا نہیں	سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
میں نے سیب کا مربع کھایا۔	میں نے سیب کا مربّہ کھایا۔
ابنِ بطوطہ بہت مشہور سیاہ تھا۔	ابنِ بطوطہ بہت مشہور سیّاح تھا۔
پہلی رات کے چاند کو حلال کہتے ہیں۔	پہلی رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں۔
ہم سب بخیریت سے ہیں۔	ہم سب بخیریت ہیں۔
وہ بمشکل سے گھر پہنچا۔	وہ بمشکل گھر پہنچا۔
درحقیقت میں وہ سچّا تھا۔	درحقیقت وہ سچّا تھا۔
سنگِ مرمر کا پتھر بڑا خوب صورت ہوتا ہے۔	سنگِ مرمر بڑا خوب صورت ہوتا ہے۔
مریض کی عیادت کرنا کارِ ثواب کا کام ہے۔	مریض کی عیادت کارِ ثواب ہے۔
آج شبِ برات کی رات ہے۔	آج شبِ براُت ہے۔
محنت کرو مبادا فیل نہ ہو جاؤ۔	محنت کرو مبادا فیل ہو جاؤ۔
کیا آپ نے اس کتاب سے استفادہ حاصل کیا ہے؟	کیا آپ نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے؟
ان کی شادی بتاریخ ۱۷۔ دسمبر کو ہوئی تھی۔	ان کی شادی بتاریخ ۱۷۔ دسمبر ہوئی تھی۔
یہ راستہ شارعِ عام نہیں ہے۔	یہ شارعِ عام نہیں ہے۔
اس نے میرے برخلاف گواہی دی۔	اس نے میرے خلاف گواہی دی۔
وہ تاہنوز لاہور سے نہیں آیا۔	وہ ہنوز لاہور سے نہیں آیا۔
آپ اسلام آباد سے کب واپس لوٹیں گے؟	آپ اسلام آباد سے کب لوٹیں گے؟

اِمالہ کی اغلاط

یہ آپ ہی کے فائدہ کی بات ہے۔	یہ آپ ہی کے فائدے کی بات ہے۔
انسان کو قاعدہ قانون کے مطابق چلنا چاہیے۔	انسان کو قاعدے قانون کے مطابق چلنا چاہیے۔
اکرم آج کل نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتا ہے۔	اکرم آج کل نوکری کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔
مجھے اس جھگڑا میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟	مجھے اس جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟
لوگ اُس کا کھیل دیکھ کر ہکّے بکّے رہ گئے۔	لوگ اُس کا کھیل دیکھ کر ہکّا بکّا رہ گئے۔
یہ بچّہ بڑے حیلہ بہانہ کرتا ہے۔	یہ بچّہ بڑے حیلے بہانے کرتا ہے۔
ہر ذرّہ میں خدا کا نور جلوہ گر ہے۔	ہر ذرّے میں خدا کا نور جلوہ گر ہے۔
بچّہ روتا روتا سو گیا۔	بچّہ روتے روتے سو گیا۔
جلسہ میں بہت زیادہ لوگ آئے تھے۔	جلسے میں بہت زیادہ لوگ آئے تھے۔
آپ کو ہمت اور حوصلہ سے کام لینا چاہیے۔	آپ کو ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے۔
مجھے اس کھیل تماشا سے کوئی دلچسپی نہیں۔	مجھے اس کھیل تماشے سے کوئی دلچسپی نہیں۔
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے	پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے
کعبہ کے تلفّظ کو بدل دیتا ہے لیکن طیبہ کی طرف حرفِ امالہ نہیں جاتا	کعبے کے تلفّظ کو بدل دیتا ہے لیکن طیبہ کی طرف حرفِ امالہ نہیں جاتا

اضافت وعطف کی اغلاط

مویشی شدّتِ دھوپ سے ہانپنے لگے۔	مویشی دھوپ کی شدّت سے ہانپنے لگے۔
سونگھنے وچکھنے میں بڑا فرق ہے۔	سونگھنے اور چکھنے میں بڑا فرق ہے۔
یہ چیخ وپکار کی کیسی ہے؟	یہ چیخ پکار کی آواز کیسی ہے؟
کیا آپ صحیح وسلامت گھر پہنچ گئے؟	کیا آپ صحیح سلامت گھر پہنچ گئے؟
انھوں نے میری خوب خاطر ومدارت کی۔	انھوں نے میری خوب خاطر مدارت کی۔
ان دونوں لڑکوں کی لیاقت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔	ان دونوں لڑکوں کی لیاقت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

ہمیں آپس میں پیار و محبت سے رہنا چاہیے۔	ہمیں آپس میں پیار محبت سے رہنا چاہیے۔
لیڈرانِ قوم کا احترام کرنا چاہیے۔	قوم کے لیڈروں کا احترام کرنا چاہیے۔
اللہ ہمیں آگِ جہنم سے محفوظ رکھے۔	اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے۔
بارش سے سبزے کا رنگ و روپ نکھر گیا۔	بارش سے سبزے کا رنگ روپ نکھر گیا۔
فضاؤں میں ہے ہر سو جلوہِ ذاتِ خداوندی	فضاؤں میں ہے ہر سو جلوۂ ذاتِ خداوندی
کمالِ گرمئ سعئ تلاشِ دید نہ پوچھ	کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ

مطابقت کی اغلاط

آپ ہمارے یہاں کب تشریف لاؤ گے؟	آپ ہمارے یہاں کب تشریف لائیں گے؟
براہِ کرم آپ یہاں سے چلے جاؤ۔	براہِ کرم آپ یہاں سے چلے جائیں۔
بچیاں سبق یاد کر رہیں ہیں۔	بچیاں سبق یاد کر رہی ہیں۔
جلسے میں عورتیں بھی آئی ہوئیں تھیں۔	جلسے میں عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔
آؤ آؤ تشریف رکھو۔	آیئے آیئے! تشریف رکھیے۔
میں نے چار کرسیاں اور ایک میز خریدیں۔	میں نے چار کرسیاں اور ایک میز خریدی۔
باہر کون صاحب ہے؟	باہر کون صاحب ہیں؟
''بانگِ درا'' شائع ہو گیا ہے۔	''بانگِ درا'' شائع ہو گئی ہے۔
'نوائے وقت' چھپ کر آ گئی ہے۔	'نوائے وقت' چھپ کر آ گیا ہے۔
آپ منہ ہاتھ دھو لو۔	آپ منہ ہاتھ دھو لیں۔
احمد اور اس کا بھائی راستہ بھول گیا۔	احمد اور اس کا بھائی راستہ بھول گئے۔
بچّے کو ابھی تک ہوش نہیں آئی۔	بچّے کو ابھی تک ہوش نہیں آیا۔
میں اور اسلم بازار گیا تھا۔	میں اور اسلم بازار گئے تھے۔
چچا اور بھتیجا لڑ پڑا۔	چچا اور بھتیجا لڑ پڑے۔
زندگی کھیل اور تماشا ہوتی ہیں۔	زندگی کھیل اور تماشا ہوتی ہے۔

''ادبی دنیا'' بند ہوچکی ہے۔	''ادبی دنیا'' بند ہو چکا ہے۔
نیکی کا راہ بہت کٹھن ہے۔	نیکی کی راہ بہت کٹھن ہے۔
اب تو دن رات چین سے گزر رہی ہے، عاقبت کی خبر خدا جانے۔	اب تو دن رات چین سے گزر رہے ہیں، عاقبت کی خبر خدا جانے۔
وہ گھوڑا گاڑی کس کا ہے؟	وہ گھوڑا گاڑی کس کی ہے؟

''نے'' اور ''کو'' کی اغلاط

میں نے آج ہی واپس جانا ہے۔	مجھے آج ہی واپس جانا ہے۔
یہ سبق ہم نے پڑھا ہوا ہے۔	یہ سبق ہمارا پڑھا ہوا ہے۔
اسلم نے آپ کو کیا کہا تھا؟	اسلم نے آپ سے کیا کہا تھا؟
دشمن میرے بال کو بیکا نہ کر سکے۔	دشمن میرا بال بیکا نہ کر سکے۔
ہم کو اپنے وعدے پر قائم رہنا چاہیے۔	ہمیں اپنے وعدے پر قائم رہنا چاہیے۔
میں نے آپ کے گھر کو نہیں دیکھا۔	میں نے آپ کا گھر نہیں دیکھا۔
براہِ کرم! آپ میری خطا کو معاف کر دیں۔	براہِ کرم! آپ میری خطا معاف کر دیں۔
دروازے کو بند کر دیں۔	دروازہ بند کر دیں۔
جنابِ پرنسپل نے طلبہ کو خطاب کیا۔	جنابِ پرنسپل نے طلبہ سے خطاب کیا۔
جو کچھ تم نے کہنا ہے، کہہ لو۔	جو کچھ تمھیں کہنا ہے، کہہ لو۔
ایک دن سبھی نے مرنا ہے۔	ایک دن سبھی کو مرنا ہے۔
میری بات کو غور سے سنو۔	میری بات غور سے سنو۔
میں نے دو ٹکٹ کو خریدا۔	میں نے دو ٹکٹ خریدے۔
اس نے کراچی جانا ہے۔	اسے کراچی جانا ہے۔
میری باتیں کان کو کھول کر سن لو۔	میری باتیں کان کھول کر سن لو۔
وہ آپ کو ملنے کا خواہش مند ہے۔	وہ آپ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔

ضرب الامثال اور محاورات کی اغلاط

ایک انار ہزار بیمار۔	ایک انار سو بیمار۔
پانی دیکھو، پانی کی دھار دیکھو۔	تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔
دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ باہر کا۔	دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
جس کی لاٹھی اس کی گائے۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
بچّہ گود میں ڈھنڈورا شہر میں۔	بچّہ بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔
دودھ کا جلا لسّی بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔	دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔
بھینس بڑی کہ عقل۔	عقل بڑی کہ بھینس۔
گائے کے آگے بین بجانا۔	بھینس کے آگے بین بجانا۔
گیہوں کے ساتھ جَو بھی پس جاتا ہے۔	گیہوں کے ساتھ گُھن بھی پس جاتا ہے۔
نہ دس من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی۔	نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی۔
آسمان سے گرا کوٹھے پر اٹکا۔	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
لکڑی کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔	کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔
بھاگتے چور کا جوتا ہی سہی۔	بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔
بوڑھی گھوڑی سرخ لگام۔	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
جتنی چادر دیکھو اتنے ہاتھ پھیلاؤ۔	جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ۔
چور کی داڑھی میں شہتیر۔	چور کی داڑھی میں تنکا۔
امیر کی جورو سب کی بھابھی۔	غریب کی جورو سب کی بھابھی۔
قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی عقل مند۔	قاضی جی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔
آٹھ سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی۔	نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی۔
سر منڈاتے ہی پتھر پڑے۔	سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔
وہ ایک چھڑی سے سب کو ہانکتے ہیں۔	وہ ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکتے ہیں۔
اسرائیل عربوں کے سینے پر مونگ دل رہا ہے۔	اسرائیل عربوں کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے۔

فوج نے دریا کے کنارے ڈیرہ ڈال دیا۔	فوج نے دریا کے کنارے ڈیرے ڈال دیے۔
میرے ساتھ چار پانچ مت کرو۔	میرے ساتھ تین پانچ مت کرو۔
یہ بڑھیا آفت کی پرکالی ہے۔	یہ بڑھیا آفت کا پرکالا ہے۔
یہاں سوئی دھرنے کی جگہ نہیں۔	یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں۔
حامد نے محمود کو آڑے ہاتھ لیا۔	حامد نے محمود کو آڑے ہاتھوں لیا۔
اس نے مجھے گالی نکالی۔	اس نے مجھے گالی دی۔
آپ نے کیا اودھم مچا رکھا ہے؟	آپ نے کیا اودھم مچا رکھی ہے؟
یہ خبر سن کر میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔	یہ خبر سن کر میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

روزمرّہ کی اغلاط

بلال دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔	بلال روز بہ روز کمزور ہو رہا ہے۔
مہنگائی کے ہاتھوں غریب فاقے مر رہے ہیں۔	مہنگائی کے ہاتھوں غریب فاقوں مر رہے ہیں۔
دن دن کا آنا جانا قدر کھو دیتا ہے۔	روز روز کا آنا جانا قدر کھو دیتا ہے۔
مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تمھاری بات کا کیا جواب دوں؟	مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تمھاری بات کا کیا جواب دوں؟
اسلم آئے روز غیر حاضر رہتا ہے۔	اسلم آئے دن غیر حاضر رہتا ہے۔
شور سن کر بچے کی نیند کھل گئی۔	شور سن کر بچے کی آنکھ کھل گئی۔
ہم ہر دن سیر کو جاتے ہیں۔	ہم ہر روز سیر کو جاتے ہیں۔
یہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	یہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔
دہشت گردوں نے اندھیرا مچا رکھا ہے۔	دہشت گردوں نے اندھیر مچا رکھا ہے۔
میں نے یہ سبق پڑھا ہوا ہے۔	یہ سبق میرا پڑھا ہوا ہے۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
مسافر کو بے نیل و مرام لوٹنا پڑا۔	مسافر کو بے نیلِ مرام لوٹنا پڑا۔
کیا تم چپ نہیں کر سکتے؟	کیا تم چپ نہیں رہ سکتے؟

آپ کو یہ خبر کیسے معلوم ہوئی ؟	آپ کو یہ خبر کیسے ملی ؟
ہمارا مکان برلبِ سڑک ہے۔	ہمارا مکان سڑک کے کنارے واقع ہے۔
اسلم بے ناغہ سکول آتا ہے۔	اسلم بلا ناغہ سکول آتا ہے۔
حامد محمود کے سخت برخلاف ہے۔	حامد محمود کے سخت خلاف ہے۔
آپ میری بات کا برا نہ منائیں۔	آپ میری بات کا برا نہ مانیں۔
میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔	میں آپ کا بہت شکرگزار ہوں۔
میں آج ہی واپس لوٹ جاؤں گا۔	میں آج ہی لوٹ جاؤں گا۔
ان دونوں کی عمروں میں اٹھارہ بیس کا فرق ہے۔	ان دونوں کی عمروں میں انیس بیس کا فرق ہے۔
میرے سوا سب موجود تھے۔	میرے علاوہ سب موجود تھے۔
وہ گھر بہ گھر اور گلی بہ گلی پھرے۔	وہ گھر گھر اور گلی گلی پھرے۔
خدا خدا کر کے دن نکلا۔	خدا خدا کر کے دن چڑھا۔
آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔	آپ کی خیریت نیک مطلوب ہے۔
میں آپ کا تابعدار ہوں۔	میں آپ کا تابع فرمان ہوں۔
ہم بلا روک ٹوک آگے بڑھ گئے۔	ہم بے روک ٹوک آگے بڑھ گئے۔
ہم نے ٹوپی اوڑھ رکھی ہے۔	ہم نے ٹوپی پہن رکھی ہے۔
برائے مہربانی کر کے میرے خط کا جواب ضرور دیں۔	براہِ مہربانی میرے خط کا جواب ضرور دیں۔
میں ضرور بہ ضرور آؤں گا۔	میں ضرور بالضّرور آؤں گا۔
اس کی ہوش جاتی رہی۔	اس کے ہوش جاتے رہے۔
چار پانچ کرنا شریفوں کا کام نہیں۔	تین پانچ کرنا شریفوں کا کام نہیں۔
اس میں برا منانے کی کیا بات ہے؟	اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے؟
آپ کا مزاج کیسا ہے؟	آپ کے مزاج کیسے ہیں؟
ضد کرنی بری بات ہے؟	ضد کرنا بری بات ہے؟
چیر و تو بدن میں لہو نہیں۔	کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔